

آشکارا کر دیتا ہے۔ اگر ناقص اس میں اپنا چہرہ دیکھے گا تو تمام نقص واضح ہو جائیں گے۔ آگ کا عکس آگ ہی کی شکل میں نظر آئے گا۔ نہ کہ پانی کی شکل میں۔ ناقص و کامل، کھوٹے اور کھرے کے درمیان امتیاز ہو سکتے ہیں، لیکن کائنات کے آئینے میں کسی کے لیے کوئی امتیاز نہیں۔

شعر کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آئینہ سامنے کھلا رکھا ہے۔ ناقص ہو یا کامل، دونوں اسے دیکھ کر حیران ہیں، کیونکہ حقیقت کا راز نہیں پا سکتے۔ راز نہ پا سکنے میں ناقص و کامل کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

۵۔ لغات۔ حائل : بیچ میں آ جانے والا، روک، آڑ۔

شرح :- حسنِ حقیقی کے شوقِ نمائش نے نقاب کے ہر ڈورے کی گرہ کھول دی ہے، یعنی تمام پردے اٹھا دیے ہیں۔ اب ہماری نگاہ کے سوا کوئی روک کوئی آڑ اور کوئی پردہ موجود نہیں رہا، یعنی ہماری نگاہ میں دیکھنے کی صلاحیت ہی نہیں وہ خود ایک پردہ بن گئی ہے، ورنہ حسنِ حقیقی نے تو جہاں کی نمائش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

شعر میں قابلِ غور لفظ "شوق" ہے۔ اگر اس سے دیکھنے والے کا شوقِ بیتاب مراد لی جائے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس شوقِ بیتاب نے حسن کے تمام پردے اٹھا دیے، وہ اپنی نگاہ کا پردہ کیوں نہ اٹھا سکا اور اس میں بینائی کی صلاحیت کیوں پیدا نہ کر سکا؟ صحیح یہی ہے کہ شوق سے حسن کی نمود و نمائش کا شوق مراد لی جائے۔ یعنی حسن تو ذرے ذرے میں پھیلا ہوا ہے، مگر ہمارے پاس دیکھنے والی نگاہ ہی نہیں۔

۶۔ لغات۔ رہن : گرو۔ وقت۔

شرح :- اگرچہ میں زمانے کے جو روستم میں گرو رہا، یعنی جو روستم نے مجھ پر بری طرح قابو پائے رکھا، لیکن اس حالت میں بھی میں اسے محبوب! ترے خیال سے غافل نہیں رہا۔ تیری یاد بدستور میرے دل میں تازہ رہی۔ زمانے کی کوئی گردش میرے عشق و محبت پر اثر انداز نہ ہو سکی۔